انگلستان کے

۲۷ویں جلسہ سالانہ ۱۹۹۲ کا ایک منظر

The **Ahmadiyya Gazette** and **Annoor** are published by **The Ahmadiyya Movement in Islam, Inc.**
2141 Leroy Place, N.W., Washington DC 20008. Ph: (202) 232—3737
Printed at the Fazl-i-Umar Press and distributed from Athens, OH 45701

Ahmadiyya Movement in Islam, Inc.
P. O. Box 226
CHAUNCEY, OH 45719

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا منظوم کلام

(جو ۳۱ جولائی ۱۹۹۲ کو جلسہ سالانہ یوکے کے اختتامی اجلاس میں پڑھا گیا)

جو اجازت ہو تو عاشق درِ یار تک تو پہنچے
یہ ذرا سی اِک نگارش ہے۔ نگار تک تو پہنچے

دلِ بےقرار قابو سے نکل چکا ہے یا رب
یہ نگاہ رکھ کہ پاگل سرِدار تک تو پہنچے

جو گلاب کے کٹوروں میں شرابِ ناب بھر دے
وہ نسیمِ آہ۔ پھولوں کے نکھار تک تو پہنچے

کچھ عجب نہیں کہ کانٹوں کو بھی پھول پھل عطا ہوں
مری چاہ کی حلاوت رگِ خار تک تو پہنچے

یہ محبتوں کا لشکر ہے جو کرے گا فتحِ خیبر
ذرا تیرے بغض و نفرت کے حصار تک تو پہنچے

مجھے تیری ہی قسم ہے کہ دوبارہ جی اُٹھوں گا
ترا نفخ روح میرے دلِ زار تک تو پہنچے

جو نہیں شمار اُن میں تو غرابِ پرشکستہ
ترے پاک صاف بگلوں کی قطار تک تو پہنچے

تری بے حساب بخشش کی گلی گلی ندا دوں
یہ نوید تیرے چاکرؔ گنہگار تک تو پہنچے

یہ شجر خزاں رسیدہ ہے مجھے عزیز یارب
یہ اِک اَور وصلِ تازہ کی بہار تک تو پہنچے

جنہیں اپنی حبلِ جاں میں نہ ملا سُراغ تیرا
وہ خود اپنی ہی اَنا کے بُتِ نار تک تو پہنچے

کسے فکر عاقبت ہے انھیں بس یہی بہت ہے
کہ رہینِ مرگ "داتا" کے مزار تک تو پہنچے

ہے عوام کے گناہوں کا بھی بوجھ اس پہ بھاری
یہ خبر کسی طریقے سے حمار تک تو پہنچے

یہ خبر ہے گرم یا رب کہ سوار خواہد آمد
کروں نقدِ جاں نچھاور۔ مرے دار تک تو پہنچے

وہ جوان برق پا ہے وہ جمیل و دلربا ہے
مرا نالہ اس کے قدموں کے غبار تک تو پہنچے

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

۱۸۹۲ء کے جلسہ سالانہ کے سلسلہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے جو اشتہار دیا اس کا مکمل متن حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں پیش خدمت ہے۔ فرمایا ہے کہ

"اس اشتہار میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے پورے ایک سو سال پہلے یورپ و امریکہ میں تبلیغی منصوبہ بندی کی بات کی ہے۔ اہلِ یورپ کو چاہیئے کہ اس مبارک منصوبہ کے تحت اپنے اپنے علاقوں میں تبلیغ کے لیئے تفصیلی منصوبہ بنائیں اور ان کی دینی ہمدردی کے لیئے تدابیرِ حسنہ اختیار کریں۔"

اشتہار ۱۸۹۲ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد ہذا بخدمت جمیع احباب مخلصین التماس ہے کہ ۲۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء کو مقام قادیان میں اس عاجز کے محبوں اور مخلصوں کا ایک جلسہ منعقد ہوگا۔ اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔ پھر اس کے ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا اور اس جماعت کے تعلقات اخوت استحکام پذیر ہوں گے۔ ماسوا اس کے جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیرِ حسنہ پیش کی جائیں۔ کیونکہ اب یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ اسلام کے قبول کرنے کے لئے طیار ہو رہے ہیں اور اسلام کے تفرقہ مذاہب سے بہت لرزاں اور ہراساں ہیں۔ چنانچہ انہیں دنوں میں ایک انگریز کی میرے نام چٹھی آئی جس میں لکھا تھا کہ آپ تمام جانداروں پر رحم رکھتے ہیں۔ اور ہم بھی انسان ہیں اور مستحق رحم۔ کیونکہ دین اسلام قبول کر چکے اور اسلام کی سچی اور صحیح تعلیم سے اب تک بے خبر ہیں۔ سو بھائیو یقیناً سمجھو کہ یہ ہمارے لئے ہی جماعت طیار ہونے والی ہے۔ خدا تعالیٰ کسی صادق کو بے جماعت نہیں چھوڑتا۔ انشاء اللہ القدیر سچائی کی برکت ان سب کو اس طرف کھینچ لائے گی۔ خدا تعالیٰ نے آسمان پر یہی چاہا ہے اور کوئی نہیں کہ اس کو بدل سکے۔ سو لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر یک قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں ہوتی۔ اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ عنقریب وہ وقت آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ اس مذہب میں نہ نیچریت کا نشان رہے گا اور نہ نیچر کے تفریط پسند اور اوہام پرست مخالفوں کا نہ خوارق کے انکار کرنے والے باقی رہیں گے اور نہ ان میں بیہودہ اور بے اصل اور مخالف قرآن روایتوں کو ملانے والے۔ اور خدا تعالیٰ اس امت وسط کے لئے بین بین کی راہ زمین پر قائم کر دے گا۔ وہی راہ جس کو قرآن لایا تھا۔ وہی راہ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو سکھلائی تھی۔ وہی ہدایت جو ابتدا سے صدیق اور شہید اور صلحاء پاتے رہے۔ یہی ہوگا۔ ضرور یہی ہوگا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔ مبارک وہ لوگ جن پر سیدھی راہ کھولی جائے۔ لہٰذا آخر میں دعا پر ختم کرتا ہوں کہ ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے اور اُن کے ہم و غم دُور فرما دے۔ اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مُرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اُٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر اُن کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

الراقم خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپورہ۔ عفی اللہ عنہ

(۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کا منظوم کلام

جو جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۲ء کے اختتامی اجلاس میں مکرم عصمت اللہ صاحب آف جاپان نے پڑھ کر سُنایا

نہ وہ تم بدلے نہ ہم۔ طَور ہمارے ہیں وہی
فاصلے بڑھ گئے۔ پر قُرب تو سارے ہیں وہی

آ کے دیکھو تو سہی بزمِ جہاں میں۔ کل تک
جو تمہارے ہوا کرتے تھے، تمہارے ہیں وہی

جُھٹپٹوں میں اُنہی یادوں سے وہی کھیلیں گے کھیل
وہی گلیاں ہیں، وہی صحن، چوبارے ہیں وہی

وہی جلسے، وہی رونق، وہی بزم آرائی
ایک تم ہی نہیں، مہمان تو سارے ہیں وہی

شامِ غم، دِل پہ شفق رنگ، دُکھی زخموں کے
تم نے جو پھول کِھلائے مجھے پیارے ہیں وہی

صحنِ گُلشن میں وہی پھول کِھلا کرتے ہیں
چاند راتیں ہیں وہی، چاند ستارے ہیں وہی

وہی جھرنوں کے مَدھر گیت ہیں، مدہوش شجر
نیلگوں رُود کے گُل پوش کنارے ہیں وہی

مَے برستی ہے بُلا بھیجو کہاں ہے ساقی
بھری برسات میں موسم کے اشارے ہیں وہی

بے بَسی ہائے تماشہ کہ تری مَوت سے سب
رنجشیں مِٹ گئیں، پر رنج کے مارے ہیں وہی

تم وہی ہو تو کرو کچھ تو مداوا غم کا
جن کے تم چارا تھے وہ دَرد تو سارے ہیں وہی

میرے آنگن سے قضا لے گئی چُن چُن کے جو پھول
جو خُدا کو ہوئے پیارے، مِرے پیارے ہیں وہی

تم نے جاتے ہوئے پلکوں پہ سجا رکھے تھے
جو گُہر۔ اب بھی مری آنکھوں کے تارے ہیں وہی

منتظر کوئی نہیں ہے لبِ ساحل ورنہ
وہی طُوفاں ہیں، وہی ناؤ، کنارے ہیں وہی

یہ ترے کام ہیں مَولا، مجھے دے صبر و ثبات
ہے وہی راہ کٹھن، بوجھ بھی بھارے ہیں وہی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق عظیم کے نمونے پوری شان کے ساتھ ہم میں جلوہ گر ہونے چاہئیں کیونکہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں۔

خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۱ جولائی ۱۹۹۲ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جلسہ سالانہ یوکے :-

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے توفیق عطا کی کہ دور دور سے بکثرت لوگ جلسہ سالانہ پر حاضر ہوئے ہیں۔ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اکٹھے ہوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ کرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں کرنے والے ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فدائی ہوں۔ اپنے گندے دلوں کو صاف کر کے اور خدا تعالیٰ کے پیار کے نئے جلوے دیکھ کر واپس جائیں۔

حضور نے نصیحت فرمائی کہ بابرکت اجتماعات کے کچھ تقاضے ہیں کہ اپنے اخلاق کا اچھے رنگ میں مظاہرہ کریں۔ کسی کے لئے ٹھوکر کا موجب نہ بنیں۔ برداشت اور حوصلہ کو قائم رکھیں۔ اپنے کسی فعل سے نگاہ سے کسی رنگ میں بھی کسی کو ٹھیس نہ پہنچائیں۔ السلام علیکم کو رواج دیں۔ ایسی خوبصورت فضا قائم کریں کہ مسلمانوں کو انکی جنت کی یاد دہانی ہوسکے۔ ہماری باتیں ان دکھوں کو امن میں بدلنے والی ہوں۔ جلسہ کے موقع پر آپس میں میل جول، انداز اور سلوک کو بہتر سے بہتر بنائیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خلق عظیم کے جو نمونے ہمارے سامنے رکھے ہیں انکی تعمیل میں اسلامی اخلاق پورے شان کے ساتھ ہم میں جلوہ گر ہوں۔ کیونکہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی غلام ہیں۔ راستوں کی صفائی کا خیال رکھیں کیونکہ راستوں کے حقوق بھی ہمارے ایمان میں داخل ہیں۔ خور دونوش کے مواقع پر ایثار کی تعلیم کو اپنائیں۔ سب سے پہلے اپنے بھائی کا خیال رکھیں اور ایک دوسرے کی مہمانوازی کا لطف اٹھائیں۔

حضور انور نے نصیحت فرمائی کہ ان مصروف دنوں میں اپنی نمازوں کا بہت خیال کریں کیونکہ عبادت کا قیام ہی ہمارا اولیں فریضہ ہے۔ ہمیں اپنی روزمرہ زندگی میں بھی نماز کا محافظ ہونا چاہئے۔

میں بنی نوع انسان کا نمائندہ ہوں اور خدا تعالیٰ کی پناہ میں ہوں اور یہ خدا تعالیٰ کی جماعت ہے اور خدا تعالیٰ کی پناہ میں ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا افتتاحی خطاب

(بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۹۲)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے افتتاحی خطاب میں فرمایا کہ احمدیت دوسری صدی میں ایک نئے انقلابی دور میں داخل ہو چکی ہے۔ اس موقع پر احمدیت نے کل عالم میں امن کے قیام کے لئے جو کردار ادا کرنا ہے اسکے بارے میں کچھ گذارشات پیش کرونگا۔

حضور نے فرمایا کہ میرا رابطہ انگلستان سے باہر دور دور کے ممالک میں ہورہا ہے۔ خطبات جمعہ پہلے سے ہی یورپ میں براہ راست سنے اور دیکھے جارہے تھے۔ الحمدللہ آج یہ انقلابی دن آیا ہے کہ جلسہ کا یہ پروگرام پاکستان اور ہندوستان میں بھی۔ انڈونیشیا اور جاپان تک براہ راست ٹی۔وی پر دیکھا جارہا ہے۔ اور ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کو پوری شان کے ساتھ پورا ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہیں کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔ الحمدللہ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ نئی شان کا دن آیا ہے۔ ہم نے اس دن کو نعروں سے نہیں اللہ تعالیٰ کی حمد سے ادا کرنا ہے اور اسکی عظمت کو تمام دنیا میں پھیلانا ہے۔ ہم اس مقصد کے لئے دم نہیں لیں گے۔ یہی ہمارا مقصد حیات ہے۔

توحید باری تعالیٰ کی عظیم الشان ذمہ داری ہم عاجز بندوں کے سپرد کی گئی ہے۔ جیسا کہ جنگ بدر کے موقع پر کیفیت پیدا ہوئی تھی۔ آج ویسی ہی صورت ہمیں یاد دلاتی ہے کہ ہم توحید کے علمبردار بنیں۔ حضور نے فرمایا جب تک ظلم کا ہاتھ نہیں روکا جاتا، دنیا میں امن قائم نہیں ہوسکتا۔ جب تک دنیا خداتعالیٰ کی طرف نہیں لوٹتی اور توحید باری تعالیٰ کو قائم نہیں کیا جاتا بقا کی بھی کوئی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔

اپنے عالمی دوروں کے بارے میں حضور نے دانشوروں پر واضح کیا کہ ''میں بنی نوع انسان کا نمائندہ ہوں اور خدا تعالیٰ کی پناہ میں ہوں اور یہ خداتعالیٰ کی جماعت ہے اور خداتعالیٰ کی پناہ میں ہے۔ ہم کسی اور کی ضرورت کے محتاج نہیں بلکہ آج تم ہمارے محتاج ہو۔ جب تک ہدایت قبول نہیں کرتے تم نجات نہیں پاسکتے۔''

حضور انور نے ہندوستان اور پاکستان کے سیاستدانوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ سیاست کی چالاکیوں اور سیاسی اغراض میں ملوث رہ کر بنی نوع انسان کی خدمت نہیں کی جاسکتی۔ دونوں ملکوں کے غریب عوام انکی ان اغراض سے پس رہے ہیں۔ اس لئے آپس میں خالص دوستی اور امن کی فضاء میں تعلقات کو آگے بڑھائیں۔

آخر میں حضور انور نے جماعت کو پیغام دیتے ہوئے فرمایا کہ توحید کو زمین پر پھیلائیں۔ آگے بڑھیں۔ اپنی جان، مال اور عزت قربان کرتے ہوئے اس مقصد کے لئے کوشاں رہیں۔ اور زمین کے کناروں تک توحید کو پھیلانا یہی ہمارا ایک مقصد ہو بس یہی ایک پیغام ہے۔

اگلی نسلوں کی روح کی حفاظت کے لئے ضروری ہے کہ انکی بزرگ نانیوں اور دادیوں کی ان قربانیوں کو یاد دلایا جائے جس سے انہوں نے اس کھیتی کو سیراب کیا تھا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات کے جلسہ گاہ سے خطاب

یکم اگست کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مستورات سے خطاب فرماتے ہوئے احمدی خواتین کی ان قربانیوں کا تفصیلی ذکر کیا جسکے نتیجہ میں میٹھے اور دائمی پھل لگ رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ کوئی قوم عظیم قربانی نہیں کرسکتی جب تک کہ عورتیں مردوں کا ساتھ نہ دیں۔ اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے قربانیوں کی ایک لمبی داستاں ہے۔ اگلی نسلوں کی روح کی حفاظت کے لئے ضروری ہے کہ انکو انکی بزرگ نانیوں اور دادیوں کی ان قربانیوں کی یاد دلائی جائے جس سے انہوں نے اس کھیتی کو اپنے خون سے سیراب رکھا۔ اس سے اسلام میں عورت کے مقام کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔ خود اعتمادی پیدا ہوگی۔ آئندہ آنے والی نسلیں ان ں سے حصہ پائیں گی۔ ان میں ولولہ پیدا ہوگا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان قربانیوں کا تذکرہ حضرت اماں جانؓ سے شروع کیا اور پھر ان عظیم خواتین کی قربانیوں کو پیش کیا جنہوں نے اعلائے کلمۃ اللہ کے فریضہ کی تکمیل کے لئے اپنے واقف زندگی خاوندوں کے ساتھ شادی کے بعد جوانی کا لمبا عرصہ تنہائی میں کاٹا اور عملاً اپنے خاوندوں کے لئے تبلیغی کاموں میں روکاوٹ نہ بنیں۔ اپنی تکالیف اور دکھوں کو اپنے تک محدود رکھا اور اپنے خاوندوں کو دلجمعی کے ساتھ خدمت اسلام بجالانے کا موقع دیا اور قابل رشک استقلال کا نمونہ دکھایا۔ ہر حالت میں خداتعالیٰ کی شکر گزاری میں وقت گزارا۔ حضور نے فرمایا تاریخ نے ان عظیم خواتین کی قربانیوں کو سنہری حروف میں سجا رکھا ہے۔ یہ قربانیاں ہی ہیں جو انہیں جاوداں بنانے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ احمدی خواتین کو اس مقام کی حفاظت کی توفیق دے اور وہ اس جھنڈے کو بلند رکھے ہوئے آگے سے آگے قدم بڑھاتی چلی جائیں۔

افریقہ میں جماعت احمدیہ سستے علاج کی سہولتیں مہیا کررہی ہے۔ دنیاوی شفاء کے چشموں کے ساتھ روحانی شفاء کے چشمے بھی دعاؤں کے ذریعہ جاری ہیں۔
یہ سب اللہ تعالیٰ کے حسن و احسان کی کہانیاں ہیں۔ ہمارا کام ہے کہ ہم خداتعالیٰ کے فضلوں کی منادی کرتے چلے جائیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ کے دوسرے روز خطاب

حضرت خلیفۃالمسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے موقع پر دوسرے دن کے خطاب کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ کلام "ہوا میں تیرے فضلوں کا منادی" سے موسوم کرتے ہوئے فرمایا کہ انہی فضلوں کی منادی اس تقریر کا موضوع ہے۔ احمدیت خداتعالیٰ کے فضل سے مشرق و مغرب، شمال و جنوب میں پہنچ چکی ہے اور مشکل سے ہی کوئی اب خطہ ہوگا جہاں احمدیت کا نشان نہ ہو۔ اس عظیم الشان کام کے لئے اخلاص۔ تندہی۔ محنت اور دعاؤں کے ساتھ منزلیں طے کرنی ہونگی۔ صبح سفر اور شام سفر، اس طور پر جاگیں اور اس شان سے جاگیں کہ ساری دنیا کو جگادیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی خلافت کے ابتدائی دس سال کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ آج خداتعالیٰ کے فضل سے ۱۳۰ ممالک میں احمدیت کا نفوذ ہوچکا ہے۔ پیسفک آئی لینڈز کے دس اور دو اشتراکی ممالک میں احمدیت قائم ہوچکی ہے۔ پاکستان کے علاوہ ۳۴۲ نئی جماعتیں اور ۲۳۴ مقامات پر احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔

جون ۱۹۹۲ء تک ۳۸۲۳ نئی جماعتوں کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ جن میں افریقہ سرفہرست ہے۔ روحانی اور قلبی لحاظ سے افریقہ کسی سے پیچھے نہیں۔ نہایت اخلاص اور قربانی کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں۔ اس عرصہ میں ۱۴۹۰ مساجد کا اضافہ ہوا ہے اور بفضل تعالیٰ ۸۰۶ مساجد کے امام، مقتدیوں سمیت احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔

دعوت الی اللہ کے کام میں اللہ تعالیٰ نے برکتیں عطا کی ہیں۔ اور وہ وقت نظر آرہا ہے جبکہ فوج در فوج سعید روحیں احمدیت میں داخل ہونگی۔ اور یہ سب نئی صدی کے آثار ہیں۔ آپ انکے مستقبل کی تیاری کریں۔ اور ان پر اپنی محبتیں اور خوشیوں کو نچھاور کریں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ افریقہ میں جماعت احمدیہ سستے علاج کی سہولتیں مہیا کررہی ہے۔ دنیاوی شفاء کے چشموں کے علاوہ روحانی شفاء کے چشمے بھی دعاؤں کے ذریعہ جاری کردئے گئے ہیں۔ نصرت جہاں سکیم سے افریقہ کے عوام مستفید ہورہے ہیں۔

اسیران راہ مولا کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے سنت یوسفی کو زندہ کررکھا ہے۔ مسلسل صبرواستقلال کے ساتھ قربانی کرتے چلے جارہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔

مالی لحاظ سے عظیم قربانیوں کا سلسلہ جاری ہے۔ عورتیں مردوں سے پیچھے نہیں۔ آگے بڑھ رہی ہیں اور بجٹ کروڑوں سے اربوں میں بدل رہے ہیں۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے حسن و احسان کی کہانیاں ہیں۔ ہمارا کام ہے کہ ہم خداتعالیٰ کے فضلوں کی منادی کرتے چلے جائیں۔

قائداعظم محمد علی جناح نہایت صاف دل، صاف ذہن اور ثبات قدم رکھنے والے عظیم راہنما تھے۔
حکومت پاکستان کے موجودہ پینل کوڈ کے تحت احمدیوں کو اللہ اور اللہ کے رسول کا نام لینا سنگین جرم قرار دیا گیا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس سے خطاب

حضور انور نے مورخہ ۲۱ اگست کو جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے قرآن کریم سے سورۃ النحل کی آیات کریمہ تلاوت فرمائیں اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ غیر رشتہ داروں اور قرابت داروں کے ساتھ عدل و احسان کا سلوک کرو۔ اس ارشاد باری تعالیٰ کی روشنی میں پاکستان کے مسائل کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے درد دل کے ساتھ نصیحت فرمائی کہ وہ اسکو سمجھیں اور اسپر عمل پیرا ہوں۔ پاکستان کو جو بھی مسائل آج درپیش ہیں۔ وہاں کی بدنصیبی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو نہ سمجھا گیا اور نہ اختیار کیا گیا۔
حضور انور نے فرمایا کہ ہمارے دل سے نیک نیتی کے ساتھ نکلی ہوئی یہ نصیحت ہے اسکو اسی خلوص کے ساتھ سنیں اور سمجھنے کی کوشش کریں۔
پاکستان کی تاریخ کا جائزہ لیتے ہوئے قائداعظم محمد علی جناح کے بارے میں فرمایا کہ وہ عظیم راہنما تھے۔ نہایت صاف دل، صاف ذہن، ثبات قدم رکھنے والے، کسی سے مرعوب ہوئے بغیر قوت فیصلہ رکھنے والے راہنما تھے۔ اس عظیم راہنما میں یہ سب خوبیاں تھیں لیکن اس دور کے علماء نے انکی شدید مخالفت کی جس میں تحریک احرار اور جماعت اسلامی پیش پیش تھیں۔ لیکن اس مخالفت کے طوفان میں بھی قائداعظم اسلامی مملکت کے حصول کے لئے کوشاں رہے جسے عدل و انصاف پر قائم رکھنا چاہتے تھے۔ لیکن بدقسمتی سے پاکستان کے سیاستدانوں نے ملک کو ملاؤں کے حوالہ کردیا اور حکومت پاکستان کے پینل کوڈ کے تشکیل کردہ جرائم کی فہرست میں احمدیوں کے لئے اللہ تعالیٰ کا نام لینا۔ اللہ تعالیٰ کے رسول کا نام لینا۔ عبادت کرنا۔ قرآن پاک کی تلاوت کرنا سنگین جرم قرار دے دیا گیا۔ اسکے برعکس پاکستان میں پنپنے والے گھناؤنے جرائم کی ایسی فہرست ہے جسے دہرایا نہیں جاسکتا۔
ہمارے پیارے وطن کے ساتھ مولویوں اور پاکستان کے پینل کوڈ کے سلوک کی دردناک کہانی کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے سربراہان افواج کو بھی نصیحت فرمائی کہ وہ ماضی کے ظلم اور کوتاہیوں کا ازالہ کریں۔ اور جو خرابیاں حدود سے تجاوز کرگئی ہیں۔ انکا جائزہ لیں۔ اگر ایسا نہ کیا گیا اور قرآن کریم کی نصیحت میں پناہ نہ لی گئی تو ملک کی حفاظت کی کوئی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔ اللہ تعالیٰ ہماری قوم کو عقل و ہمت دے۔ کیونکہ یہ ایک ایسا المیہ ہے کہ اب بھی اگر قوم نے اپنے اعمال اور کردار کی اصلاح نہ کی تو قوم ایسے سخت دنوں سے دوچار ہوگی جس کے بعد پھر فرار کی کوئی راہ باقی نہ رہے گی۔ حضور نے یہ سب داستان دردمندی کے ساتھ دہراتے ہوئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس دن سے بچائے جبکہ انہیں عذاب گھیر لے۔

مولٰنا مسعود احمد صاحب جہلمی مبلغ سلسلہ انتقال کرگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

۲۴ اگست کی صبح مولٰنا مسعود احمد صاحب جہلمی (مبلغ جرمنی)، کے فرینکفرٹ میں انتقال کی نہائیت افسوسناک خبر موصول ہوئی۔ مرحوم جرمنی کے علاوہ سوئٹزرلینڈ میں بھی بطور مبلغ تعینات رہے۔ نیز وکیل التبشیر کے طور پر خدمت سرانجام دیتے رہے۔ اسی طرح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پرائیویٹ سکرٹری کے طور پر بھی فرائض سرانجام دیئے۔ ۲۸ اگست کو بعد نماز جمعہ حضور ایدہ اللہ نے نماز جنازہ غائب پڑھائی اور خلافت کے ساتھ مرحوم کی والہانہ وابستگی اور سلسلہ کے ساتھ انکی وفا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ انکے کتبہ پر حضرت مصلح موعودؓ کے ایک مصرع کے یہ الفاظ بہت موزوں ہیں کہ:

"بیوفاؤں میں نہیں ہوں، میں وفاداروں میں ہوں۔"

اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین۔ ادارہ جملہ افراد خاندان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

اصل اور بنیادی حقیقت زندہ خدا کے تصوّر کو دلوں میں جاگزیں کریں

اسی سے انسان گناہوں سے بچ سکتا اور اعلیٰ اخلاق و آداب سیکھ سکتا ہے

بیوت الذکر کے آداب کو اپنی زندگیوں میں جاری کریں

ان کے فلسفے سے اپنی نسلوں کو آگاہ کریں

ٹورانٹو کینیڈا کی احمدیہ بیت الذکر سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے لائیو ٹیلی کاسٹ ہونے والے خطبہ کا خلاصہ

ٹورانٹو (کینیڈا) ۲۲ اکتوبر سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہاں خطبہ ارشاد کرتے ہوئے فرمایا کہ اصل اور بنیادی حقیقت خدا کا تصور ہے۔ یہ ایک ایسا زندہ تصور ہے جس کو دلوں میں جاگزیں کرنے کی ضرورت ہے۔ اسی سے انسان گناہوں سے بچ سکتا ہے۔ عبادات اور بیوت الذکر میں اسی تصور کو زندہ کیا جائے۔ حضور ایدہ اللہ نے بیوت الذکر اور عبادات کے آداب پر نہایت بصیرت افروز ارشادات فرمائے۔ یہ خطبہ ٹورانٹو (کینیڈا) میں نو تعمیر بیت الذکر سے براہ راست مواصلاتی سیارے کے ذریعے دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

(حضور کا خطبہ پاکستانی وقت کے رات دس بج کر پینتیس منٹ پر شروع ہوا۔ اور پونے بارہ بجے رات ختم ہوا۔ ٹی۔ وی پر خطبہ کے علاوہ اس نو تعمیر خوبصورت بیت الذکر کے بھی مختلف حصے دکھائے گئے۔ سفید رنگ کی یہ بیت الذکر نہایت دیدہ زیب اور خوبصورت ہے)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعت احمدیہ کینیڈا کو بہت وسیع خوبصورت سادہ اور دلکش بیت الذکر بنانے کی توفیق دی ہے اس موقعے پر مجھے خیال آیا کہ خصوصیت سے یورپ اور مغرب میں بسنے والوں کو بیوت الذکر کے آداب کی طرف توجہ دلانے کی ضرورت ہے۔ یہاں کے بچے بعض اوقات دینی آداب و اقدار کا فلسفہ اپنے والدین سے پوچھتے ہیں جو بعض اوقات صحیح طور پر بتا نہیں سکتے اسی طرح عبادات کے آداب کے متعلق بھی بعض سوالات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ آج میں ان سب کا جواب دے رہا ہوں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ یہاں آنے سے قبل کراچی سے ایک دوست کا خط آیا کہ عام طور پر ننگے سر بیت الذکر میں جانے کا رواج پڑ گیا ہے۔ نئی نسل کے بچے اس امر سے بے پرواہ ہیں کہ بیت الذکر میں سر ڈھانپ کر جانا چاہیئے ۔ اسی طرح ربوہ سے بھی خط ملے جن میں لکھا تھا کہ آپ جلدی آجائیے کیونکہ آپ کی غیر حاضری کے بہت سے نقصانات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ دینی آداب و اخلاق جن کی پہلے بہت پابندی کی جاتی تھی۔ اب ان کا رعب اٹھتا جا رہا ہے

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ایک انسان ساری دنیا میں تو نہیں جا سکتا اور اگر میں ربوہ میں ہوتا تب بھی ہر بیت الذکر میں تو نہیں جا سکتا تھا اس لئے اصل اور بنیادی حقیقت کو دلوں میں جاگزیں کرنے کی ضرورت ہے کہ خدا کا تصور ایک ایسا زندہ تصور ہے جو ہمیشہ اور ہر آن نگاہوں کے سامنے رہنا چاہیئے اور عبادات کا اس سے گہرا تعلق ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس بارے میں یہ چاہیئے کہ جب عبادت کے لئے کھڑے ہوں تو بہترین طریق یہ ہے کہ یہ سوچو کہ تم خدا کو دیکھ رہے ہو اور اگر ایسا نہ کر سکو

تو یہ سوچو کہ تم خدا کی نظر میں ہو اور یہ سمجھو کہ خدا تم کو دیکھ رہا ہے۔

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے ٹوپی پہننے کے بارے میں فرمایا کہ یورپ کے رہنے والے جب مغرب میں ٹوپی پہننے کی اقدار کا سامنا کرتے ہیں تو اُس کی پوری پابندی کرتے ہیں مثلاً کمرۂ عدالت میں کرسئ عدالت پہ جج ہمیشہ سر کو ڈھانک کر بیٹھتا ہے۔ اور حاضرین میں سے کسی کی مجال نہیں کہ جج کے سامنے ٹوپی پہن کر بیٹھے۔ یہ مغرب کا ایک دستور ہے ہمارے بچوں کو یہ خیال کیوں نہیں آتا کہ یہاں پر ٹوپی پہننے کے آداب کی کیوں پابندی ضروری ہے؟ یہاں یہ بتایا گیا ہے کہ ٹوپی عزت کا ذریعہ ہے۔ جج کے سامنے اس لئے ٹوپی پہننے سے روکا گیا ہے کہ اس سے عدالت عالیہ کی ایسی ہتک ہوتی ہے کہ گویا عدالت کے احترام میں کوئی اور بھی شریک ہو گیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا تو بتانے کی بات یہ ہے کہ ٹوپی کا تعلق عزت سے ہے۔ اللہ نے اپنے حضور حاضر ہونے والوں کو ٹوپی پہننے کی ہدایت کر کے انہیں عزت بخشی ہے اور یہ سکھایا ہے کہ میرے سامنے عزت کا مقام پانا ہے تو عزت لے کر آؤ۔ اور دنیا کی سب تہذیبیں اس عزت کو تسلیم کرتی ہیں تو پھر کیوں مغربی تہذیب کے پیچھے چل کر اس کو تبدیل کیا جائے؟ خدا نے جو عزت دی ہے اس کو تو چوم کر سر ماتھے پر قبول کرنا چاہئے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ لوگ مجھے ملنے آتے ہیں تو اگر ان کے پاس ٹوپی نہیں ہے تو مانگ کر لاتے ہیں۔ یہ مانگی ہوئی ٹوپی فوراً نظر آجاتی ہے۔ کوئی کان پر لٹکی ہوتی ہے اور کوئی سر کی چوٹی پر ٹکی ہوتی ہے۔ تو ان لوگوں کو خیال یہی ہے کہ جس سے ملنے جائیں اس کے آداب بھی پورے کریں۔ یہی وہ خیال ہے جس کو ساری زندگی پر چھاجانے کی ضرورت ہے۔ ایک عام آدمی اور عارف باللہ میں یہی فرق ہے کہ عام آدمی بیت الذکر میں جا کر خدا کی حضوری کا جو تصور لیتا ہے اس کو وہیں چھوڑ کر باہر نکل جاتا ہے جبکہ عارف باللہ اس کو اپنا لیتا ہے اور ساری زندگی میں اس کو جاری کر لیتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اس عربی نصف مصرعہ کا ذکر فرمایا جو ایک نظم میں بار بار آتا ہے اور یہ نظم بھی جماعت احمدیہ میں بار بار پڑھی جاتی ہے۔ یہ مصرع ہے

سبحان من یرانی

جس کا ترجمہ ہے کہ پاک ہے وہ ذات جو مجھے دیکھ رہی ہے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ بہت گہرا احساس ہے۔ یہ احساس کہ میں خدا کی نظر میں ہوں۔ یہ انسان کو ہر قسم کے گناہوں سے بچانے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر کوئی مجرم یہ معلوم کرلے کہ جرم کرتے وقت وہ قانون کی نظر میں ہے تو شاید ہی کبھی وہ کوئی جرم کرنے کی جرأت کر سکے۔ اسی طرح عبادت کے وقت خدا کی حضوری کا خیال دل میں ہونا چاہئے

حضور نے فرمایا مجھے اس حیثیت سے کوئی بھی مقام حاصل نہیں کہ میرے سامنے آئیں تو ٹوپی پہننے کے اخلاق پر عمل کریں یا بعض دیگر اخلاق کو اختیار کریں اصل چیز تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ہر وقت حاضر اور موجود رہنے کا خیال دل میں پیدا کریں۔ ایک عارف باللہ کو عبادت میں جو مزہ آتا ہے کہ جس کو تجربہ نہ ہو اس کے تصور میں بھی وہ لطف نہیں آسکتا اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ خدا کی حضوری کے اس تصور سے سرشار ہے۔ اسی تصور کو سمجھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سے گہرا ذاتی تعلق قائم کرنا چاہئے۔ یاد رکھیں جونہی یہ تصور آپ کے ذہن سے اترا وہیں آپ کی عبادت کھوکھلی ہونی شروع ہو جائے گی۔ یہی تصور ہے جو نہ صرف جرائم سے بچاتا ہے بلکہ زندگی کے آداب سکھاتا ہے اور پھر ایک اور رنگ میں ڈھل کر یہ خوبصورت شکل اختیار کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ مجھے پیار کی نظر سے دیکھ رہا ہے۔ پھر یہ مطلب بنتا ہے کہ وہ میری حفاظت کر رہا ہے اور میں کلیۃً خدا کی نظر کے حصار میں چل رہا ہوں۔

حضور ایدہ اللہ نے ضمناً فرمایا کہ جب حضرت بانیٔ سلسلہ کا کلام پڑھیں تو اچھی آواز کے ساتھ اس میں ڈوب کر پڑھیں۔ یہ اچھی آواز نئے مطالب حاصل کرنے میں مدد دیتی ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا من یرانی۔ وہ مجھے دیکھتا ہے اس سے انسان کو ہر وقت یہ خیال رہنا چاہئے کہ میں کوئی ایسی حرکت نہ کروں جو خدا تعالیٰ کی مرضی کے خلاف ہو۔ تب وہ مجھے پیار سے دیکھے گا اور میری حفاظت کرے گا۔ یہ وہ تصور ہے جس کا عبادات سے گہرا تعلق ہے یہ وہ راز ہے جس کے ساتھ تمام آداب وابستہ ہیں۔ یہ ایک مرکزی تصور ہے جو ادب کی جان ہے۔

اس ضمن میں عبادت کا ایک اور ادب حضور ایدہ اللہ نے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک شخص عبادت کے دوران ایک پاؤں پر زیادہ زور ڈالتا ہے اور دوسرے پر کم کھڑے ہونے کی یہ وہ

طرز ہے جس سے بے پرواہی ظاہر ہوتی ہے کوئی سپاہی اپنے افسر کے سامنے اس انداز میں کھڑا نہیں ہو سکتا۔ اگر وہ اس طرح کھڑا ہو تو شاید اس کا کورٹ مارشل ہو جائے۔ اگر عبادت کے دوران ایسا کیا جائے تو اس کا مطلب ہے کہ نماز میں حضوری حاصل نہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے اس ضمن میں ایک نہایت اہم نکتہ یہ ارشاد فرمایا کہ تہذیب بہت آہستہ رفتار سے ترقی کرتی ہے۔ یہ خدا کا کلام ہے جو دلوں کو بہت جلد روشنی عطا کرتا ہے۔ جب بھی ہم اندھیروں میں جائیں تو اسی کے ذریعے سے واپس آ سکتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا صرف عبادت کا ذکر نہیں خدا کی حضوری کے تصور کو زندہ رکھے بغیر کوئی مذہبی قوم زندہ نہیں رہ سکتی۔ اور دوسروں کو زندہ نہیں رکھ سکتی۔ یہی بنیادی بات ہے کہ ٹوپی سر پر پہن کر عبادت کا مطلب یہ ہے کہ ہم کسی بہت ہی معزز اور اہم ہستی کے حضور حاضر ہونے جا رہے ہیں۔ باقی تمام مسائل بھی اسی بنیاد کے تحت آتے جاتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ لوگ بیت الذکر میں آ کر باتیں کرنے لگ جاتے ہیں حالانکہ حکم ہے کہ بیت الذکر میں بیٹھ کر انتظار کرنا بھی عبادت کا حصہ ہے۔ اس کے پیچھے یہ بات ہے کہ عبادت سے پہلے خدا کی حضوری میں داخل ہو جاؤ اس حضوری کا اثر تمہاری حرکات و سکنات سے ظاہر ہونا چاہیئے۔ اور خاموشی سے اللہ کا ذکر کرنا چاہیئے اسی لئے بیوت الذکر میں بیہودہ باتیں کرنے یا بچوں کے بھاگنے دوڑنے سے بھی منع فرمایا گیا ہے۔ اور ایسی مجالس جن کا تعلق دین سے نہیں ہے ان سے منع کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بعض جماعتیں بیوت الذکر میں دینی مجالس کے تحت دینی مشاعرہ رکھ لیتی ہیں لیکن مشاعرہ تو مشاعرہ ہے۔ بیت الذکر کو نعروں کی کسی مجلس کے لئے اختیار نہیں کیا جا سکتا۔ بیت الذکر تو اللہ کے ذکر کے لئے ہے اسی کو بلند کرنا چاہیئے۔ پھر یہ حکم ہے کہ صفیں ٹھیک کرو۔ اگر صفیں درست نہ ہوں تو یہ بھی بے پرواہی کی علامت ہے جس عظیم وجود کے سامنے حاضر ہیں اس کی حضوری کا تقاضا ہے کہ صف بھی سیدھی ہو۔ کیونکہ اللہ نے جو اخلاق بیت الذکر میں اختیار کرنے کی ہدایت کی ہے یہ وہی اخلاق ہیں جو دنیا میں بھی کامیابی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہیں۔ یہ جو فرمایا ہے کہ صفیں سیدھی نہ ہونگی تو دل ٹیڑھے ہو جائیں گے تو سوال یہ ہے کہ دل کا صفوں کے ٹیڑھے ہونے سے کیا تعلق ہے۔ اس پر غور کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ جب دل ٹیڑھے ہوں گے ان میں بے پرواہی کی کجی ہو گی تو صفیں ٹیڑھی ہو جائیں گی۔ تو مقصد یہ ہے کہ اگر دل کی چھپی ہوئی کجیاں سیدھی نہ کرو گے تو تمہاری ٹیڑھی صف یہ راز بتا دے گی کیونکہ سیدھی صف خدا کی حضوری اور عظمت کے عین مطابق ہے۔ پھر فرمایا کہ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہو۔ درمیان میں خلا نہ ہو۔ ورنہ شیطان درمیان میں آ جائے گا۔ عام زندگی میں خلا بیچ میں آ جائیں تو فتنے پیدا ہو جاتے ہیں۔ پھوٹ پڑ جاتی ہے اخوت ختم ہونے لگتی ہے اس کا تعلق بھی دلوں سے ہے اگر آپ کو کسی سے محبت ہے تو آپ اس سے گرمجوشی سے گلے ملتے ہیں۔ فاصلے کم کرتے چلے جانا ہی پیار کی علامت ہے ایک دوسرے میں جذب ہونے کا نام محبت ہے۔ جس کا اظہار اس فارسی شعر میں ہے کہ

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ میں تو ہو گیا ہوں اور تو میں ہو گیا اگر میں تن ہوں تو تو میری جاں ہو گیا ہے۔ تاکہ کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ میں کوئی اور ہوں۔ اور تو کوئی اور ہے اس شعر میں شاعر کا تصور گہری حقیقتوں پر مبنی ہے اور شاعر تبھی اچھا شاعر ہو سکتا ہے۔ جب اس کا تصور گہری حقیقتوں پر مبنی ہو۔ اور وہ سچائی میں ڈوب کر موتی لاتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا صفوں کو سیدھا کرکے اور ساتھ ساتھ جڑ کر کھڑے ہونے کا مطلب اللہ تعالے کو یہ بتانا ہے کہ تو ایک ہے اور تیری طرح ہم بھی ایک ہیں۔ اس طرح اللہ کے ادب میں ڈھل کر ایک حسین تصور قائم ہو جاتا ہے۔ اور پھر اس میں تکبر کا شیطان داخل نہیں ہو سکتا وہ اسطرح سے کہ ہم خدا کے حضور اس طرح حاضر ہوتے ہیں کہ ہماری اپنی ذات کی حیثیت ختم ہو جاتی ہے۔

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالے نے فرمایا کہ چاند سورج سے چھوٹا ہے لیکن چاند کی کشش کا اثر سمندر کی لہروں پر ہوتا ہے۔ اور سورج حالانکہ بڑا ہے اس کا ایسا اثر نہیں ہوتا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ اسکی وجہ یہ ہے کہ چاند نزدیک ہے۔ نزدیک چیزوں کا اثر ہوتا ہے۔ دور سے معمولی فاصلے ختم ہو جاتے ہیں۔ تھوڑی بلندی سے دیکھیں تو انسان اور جانور یا عمارات کا باہمی فرق نظر آ رہا

ہوتا ہے۔ لیکن ہوائی جہاز ۳۰/۴۰ ہزار فٹ کی بلندی پر چلا جائے تو زمین پر سب کچھ ایک ہی جیسا نظر آتا ہے سب فاصلے ختم ہو جاتے ہیں۔ اس مثال سے یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ جب ہم ربِّ اعلیٰ کہتے ہیں بہت بڑی اور عظیم ہستی کے سامنے جاتے ہیں۔ تو سارے فاصلوں کو مٹا دینا ادب سے گہرا تعلق رکھتا ہے ورنہ تکبّر کا شیطان بیچ میں آ جائے گا۔ اس کا عملی مظاہرہ یوں ہوتا ہے کہ اگر کوئی گندے کپڑوں والا شخص ساتھ کھڑا ہو جائے تو صاف ستھرے قیمتی کپڑے پہننے والے کو سمٹ کر کھڑا ہونے کی اجازت نہیں اس سے کندھا ملا کر کھڑا ہونے کا حکم ہے۔ چاہے کوئی کتنا ہی گندا کیوں نہ ہو۔ ہر حال میں اس کیساتھ مل کر کھڑا ہونا ہے۔ تاکہ ادب کا وہ تقاضا پورا ہو اور تکبّر کا شیطان بیچ میں نہ آ سکے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ گندے کپڑے پہن کر بیت الذکر میں آ جایا جائے۔ بیت الذکر میں صاف ستھرے کپڑے پہن کر ہی آنا ضروری ہے۔ بتانے والی بات یہ ہے کہ صفائی ستھرائی سے زیادہ ضروری بات ادب کا تقاضا پورا کرنا ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا حکم ہے کہ بیت الذکر میں جاؤ تو زینت اختیار کر کے جاؤ۔ اس سلسلے میں یاد رکھنا چاہیئے کہ سب سے اچھی زینت اور سب سے اچھا لباس تقویٰ کا لباس ہے۔ اگر لباس میں تکبّر ہو تو یہ لباس التقویٰ نہیں ہے۔ اسی لئے یہ بھی حکم ہے کہ عبادت کے دوران کپڑوں کو درست نہ کیا کرو ورنہ یہ لباس لباس التقویٰ نہیں رہے گا۔ اگر یہ فکر پڑ گئی کہ پتلون کی کریز خراب نہ ہو جائے یا شلوار خراب نہ ہو جائے تقویٰ کا لباس پھٹ جائے گا اور تم پھٹے ہوئے کپڑے پہن کر خدا کے حضور حاضر ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے جو زینت اختیار کرنے کا حکم دیا ہے اس میں یہ حکم ہے کہ جو تمہارے پاس ہے یعنی زینت کا تعلق ہر شخص کی اپنی اوقات پر منحصر کر دیا گیا ہے۔ اس میں تکبّر کیا جائے گا تو عبادت میں تکبّر آ جائے گا۔

بیوت الذکر کے آداب کے بارے میں مزید فرمایا جب بھی بیت الذکر میں آؤ صفائی اور پاکیزگی اختیار کر کے آؤ اس میں یہ بھی شامل فرمایا کہ کوئی ترا ڈکار لیتا ہے یا اچھا ڈکار لیتا ہے اس سے الگ نہیں کھڑے ہونا۔ حکم ہے کہ بُرے ڈکار نہ پھینکا کرو۔ لیکن اس کے باوجود اکٹھے ہو کر اور جڑ کر کھڑے ہونے کا حکم ہے۔ بیت الذکر میں اسی لئے بیہودہ حرکات اور غصّہ کو برداشت کرنے کا حکم ہے۔

عبادت میں توجہ کو قائم رکھنے کے بارے میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حکم ہے کہ عبادت میں مصروف شخص کے سامنے سے نہیں گذرنا۔ اس کے بارے میں یہاں تک ارشاد ہے کہ اگر اتنے دن بھی کھڑے رہنا پڑے تو کھڑے رہو اور سامنے سے نہ گذرو اسمیں ایک سجدے کا فاصلہ عبادت کرنے والے کا حق قرار دیا گیا ہے۔ اور اسمیں اور خدا کے درمیان حائل ہونے کا کسی کو حق نہیں دیا گیا۔ اسی طرح عبادت کے دوران سرگوشیاں کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

امام کی غلطی کی بھی تعمیل کرو

حضور ایدہ اللہ نے یہ اہم بات تفصیل سے بیان فرمائی کہ اگر عبادت کے دوران امام غلطی کرتا ہے تو اس کے پیچھے کھڑے ہونے والوں کو اس کی اصلاح کرنے کا اختیار نہیں دیا گیا۔ اگر کوئی انسان ایسی حرکت کرے کہ وہ امام کی اصلاح کی کوشش کرنے لگے تو اس کی بڑی غلطی ہے اس سے وہ امام سے ہی نہیں بلکہ خدا سے تعلق توڑ لیتا ہے۔ یہ اتنا اہم نکتہ ہے کہ سارے اختلافات کے باوجود اس نکتہ پر کسی کو اختلاف نہیں۔ امام اگر غلطی کرے تو صرف اتنا کہو (اللہ پاک ہے)، یہ ایک گہرا عارفانہ حکم ہے کہ غلطی سے تو صرف اللہ پاک ہے۔ میں جو توجہ دلا رہا ہوں شاید میں بھی غلطی پر ہوں۔ ساتھ ہی ادب کا رنگ آ گیا کہ ہم آپ کی غلطی کی طرف جو توجہ دلا رہے ہیں۔ تو آپ کو کسی تخفیف کی نظر سے نہیں دیکھ رہے۔ بلکہ ادب و احترام کو پوری طرح ملحوظ رکھ کر بات کر رہے ہیں۔ پھر یہ حکم ہے کہ ایک دفعہ (اللہ پاک ہے) کہنے کے بعد اس پر اصرار نہ کرو اگر امام غلطی جاری رکھے ہوئے ہے تو خاموشی کے ساتھ اس کی تعمیل کرو۔ اور اطاعت کرتے چلے جاؤ۔ بار بار (اللہ پاک ہے) کے الفاظ دہرانے کی بھی اجازت نہیں۔ اور پھر جو قریب ہیں پہلا حق ان کا ہے کہ غلطی کی طرف توجہ دلائیں (اللہ پاک ہے) کا لفظ بولتے وقت بھی عجز و انکسار کا لہجہ اختیار کریں چوٹ مارنے کے انداز میں نہ بولیں۔

حضور نے فرمایا لندن میں ایک بچی نے مجھ سے سوال کیا کہ میں عبادت میں بعد میں شامل ہوئی یعنی جو غلطی امام

نے کی اس کے بعد میں شامل ہوئی۔ اب کیا جب امام عبادت کے آخر میں سجدہ سہو کرے گا تو مجھے اس میں شامل ہونے کی ضرورت ہے؟ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ضرور شامل ہونا ہے کیونکہ کوئی بھی صورت ہو کسی بھی طرح امام کی متابعت سے باہر جانے کا حکم نہیں۔ پھر بچی نے سوال کیا کہ عبادت میں میں نے ایک غلطی کی جو امام نے نہیں کی۔ تو کیا ایسی صورت میں میں علیحدہ سجدہ سہو کروں؟ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا نہیں۔ ہرگز نہیں۔ اس کی وجہ بھی بہت شاندار ہے کہ انسان کی انفرادی غلطی امام کی حفاظت میں آ جانے کی وجہ سے ختم ہو جاتی ہے۔

اسی طرح عورتوں کو حکم ہے کہ وہ (اللہ پاک ہے) نہیں کہیں گی بلکہ تالی بجائیں گی۔ اس کی وجہ بھی عبادت کے دوران توجہ قائم رکھنے کی ہے کہ عورت کی آواز میں بھی کشش ہوتی ہے۔ عورت کی آواز سن کر توجہ بھٹک نہ جائے۔ اسی وجہ سے عورتوں مردوں کو الگ الگ کھڑا کیا جاتا ہے۔

بعض دیگر آداب بیوت الذکر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حکم ہے کہ بیوت الذکر میں خرید و فروخت کی کوئی بات نہ کی جائے۔ یہاں تو صرف خدا سے سودے ہوتے ہیں۔ ہر قسم کی دیگر گندگی سے بیت الذکر پاک ہونی چاہیئے۔

بیت الذکر کی پاکیزگی کے ذکر میں فرمایا کہ اس بات کو معمولی نہ سمجھیں۔ بیت الذکر کی صفائی کرنا بہت بڑے اعزاز کی بات ہے۔ اگر خاندان مل کر بیت الذکر کی صفائی کا پروگرام بنائیں تو یہ بڑے وقار کی بات ہوگی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جوتوں کو اتارنے کا حکم بھی اسی وجہ سے دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ایسے لوگ جن کو کوئی ایسی مرض ہے جو دوسروں کو لگ سکتی ہے تو ان کو چاہیئے کہ بیت الذکر میں آتے ہوئے اپنا موٹا کپڑا ساتھ لے کر آئیں۔ مثلاً بعض لوگوں کے ماتھے پر ایگزیما ہے۔ وہ سجدہ کریں گے تو بیت الذکر میں ایگزیما کے جراثیم رہ جائیں گے جو دوسروں کو آسانی سے لگ سکتے ہیں۔ بعض لوگوں کے ہاتھوں یا جسم پر ناسور ہوتے ہیں جو رس رہے ہوتے ہیں۔ اب یہ تو حکم ہے کہ گندے ہاتھوں والے کا ہاتھ نکیر سے نہ جھٹکو مگر ساتھ ہی ایسے ہاتھوں والوں کا بھی فرض ہے کہ اپنی بیماری کو دوسروں تک منتقل نہ کرے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ شائستہ اور مہذب قومیں اپنی بیماریوں کو پھیلایا نہیں کرتیں۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے جاپان کی مثال دی کہ وہاں یہ دستور ہے کہ جس کو زکام ہو وہ ناک اور منہ پر ایک سفید کپڑا باندھ لیتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا حکم ہے کہ بیت الذکر میں پیاز کھا کر نہ آؤ جس سے گندے ڈکار آئیں۔ اس سبق کو ساری زندگی پر حاوی کرنا چاہیئے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا بیت الذکر کے آداب ساری زندگی پر حاوی ہیں۔ ان کے فلسفے سے اپنی نسلوں کو آگاہ کریں۔ بیت الذکر سے تعلق رکھنے والی قوم دنیا کی سب سے متمدن قوم اور مہذب قوم ہوتی ہے۔ وہ اعلیٰ درجہ کے اخلاق کی حامل ہوتی ہے۔ آپ دنیا کی بہترین قوم ہیں اور خدا کرے کہ ہمیشہ بہترین رہیں اللہ آپ کو اس کی توفیق عطا کرے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد آپ نے فرمایا کہ آج میں کینیڈا سے واپس جا رہا ہوں۔ آپ نے کینیڈا کی جماعت کو محبت بھرا اسلام کہا۔

بقیہ صفحہ ۱۱ وکالت وقف نو

ہوگا تو بچہ کی تربیت بہت احسن رنگ میں ہوگی۔ آج ہم جن شخصیات کو اعلیٰ اور باعزت مقام پر دیکھتے ہیں اگر ان کے بچپن کے حالات کو دیکھا جائے تو ہمیں بخوبی علم ہوگا کہ ان کی تربیت کے لئے گھر کا ماحول پہلے پاکیزہ بنایا گیا تھا۔ گھر میں تربیت کی اہمیت کے بارے میں حضور فرماتے ہیں:

"قومیں جو بگڑتی اور بنتی ہیں وہ دراصل گھروں میں ہی بگڑتی اور بنتی ہیں۔ ماں باپ اگر باریک نظر سے اپنے بچوں کی تربیت کر رہے ہوں تو وہ عظیم مستقبل کی تعمیر کر رہے ہوتے ہیں۔ یعنی بڑی شاندار قومیں ان کے گھروں میں تخلیق پاتی ہیں۔"

دعا ہے کہ خدا ہمیں حضور کے تمام ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ صفحہ ۱۸ افتتاحی تقریب

میں اس جذبے سے بے حد متاثر ہوئی ہوں۔ انہوں نے حضور کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ ہمارے دل میں بھی بستے ہیں اور اس علاقے وان میں بھی بستے ہیں انہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو وان شہر کی شہریت کا نشان پیش کیا۔ یہ ایک کلاک ہے جس پر شہریت دینے کا ذکر کندہ ہے۔

وکالت وقفِ نو

واقفینِ نو کیلئے گھر کا ماحول پاکیزہ بنائیں

کسی ایک مقصد کے لئے دس ہزار سے زائد بچوں کا وقف ہونا کوئی معمولی بات نہیں۔ احباب جماعت نے اپنے محبوب امام کی آواز پر لبیک کہہ کر دنیا میں بہت عظیم الشان ریکارڈ قائم کیا ہے۔ تحریکِ وقفِ نو حضور پر نور نے اپریل ۱۹۸۷ء میں فرمائی۔ کہ اللہ تعالیٰ جو بچے احمدی ماں باپ کو عطا فرمائے وہ ان کو وقف کریں۔ اور والدین اور نظام جماعت ان بچوں کی ایسے رنگ میں تربیت کریں کہ ایک بہت ہی حسین اور بہت ہی پیاری نسل ہماری آنکھوں کے سامنے دیکھتے دیکھتے خدا کی راہ میں قربانی کیلئے تیار ہو جائے جو جماعت کی زندگی کی دوسری صدی میں ابھرنے والی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی اہلیت رکھتی ہو۔

اس تحریک کو کامیاب کرنے کے لئے حضور نے وقتاً فوقتاً جو ارشادات فرمائے وہ اسلئے ہیں تاکہ والدین واقفینِ نو بچوں اور بچیوں کی تعلیم و تربیت احسن رنگ میں کر سکیں اور نظامِ جماعت کے سپرد جو ذمہ داریاں حضور نے فرمائی ہیں۔ وہ ان کو صحیح طور پر ادا کر سکیں۔ ۱۹۸۷ء میں ہونے والی تحریک کے تحت وقف کئے جانے والے کچھ بچے اب خدا کے فضل سے پانچ سال کو پہنچ چکے ہیں۔ اور کچھ ابھی ان سے چھوٹی عمر کے ہیں۔ اوّل الذکر تینوں قسم کی عمر کے بچوں کو والدین کی تربیت اور تعلیم کی زیادہ ضرورت ہوتی ہو۔ پیارے آقا نے پیدائش سے پہلے اور بعد سے بڑے ہونے تک تمام تربیتی اور تعلیمی مراحل یا مشکلات کا حل اور مختلف طریقے اپنے خطبات (-) میں تفصیلی بیان کر دیئے ہیں۔ جو حضور نے نظام جماعت واقفینِ نو اور والدین کو براہ راست مخاطب فرمائے ہیں۔

اس سلسلہ میں رہنمائی کیلئے حضور پر نور نے تحریکِ جدید کے تحت نئی وکالت کا اضافہ فرماتے ہوئے۔ تحریکِ وقفِ نو کی جملہ ذمہ داریاں وکالت وقفِ نو کے سپرد فرما دی ہیں جس نے اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنا شروع کر دیا ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ والدین اور نظامِ جماعت کے جملہ کارکنان جن پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کیا وہ واقفینِ نو کی انہی طریقوں پر تربیت کر رہے ہیں۔ جو حضور نے بیان فرمائے ہیں۔ کیا وہ ان کی تربیت کر کے اسی مقام پر کھڑا کر سکتے ہیں۔ جس پر ہمارے آقا ان کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ کیا ان واقفین کی تربیت اس رنگ میں کی جا رہی ہے کہ بڑے ہو کر وہ خود اپنے آپ کو خدا کی راہ میں وقف کر سکیں۔ اگر ایسا نہیں ہے تو یہ ہم سب کے لئے لمحۂ فکریہ ہے، حضور نے تو واقفینِ نو کے مستقبل کے بارے میں کھلے کھلے الفاظ میں فرما دیا ہے کہ:

"وہ بھی ایک گیٹ جماعت میں آنے والا ہے جب ان بچوں سے جو آج وقف ہوئے ہیں۔ ان سے پوچھا جائیگا کہ اب یہ آخری دروازہ ہے۔ پھر تم واپس نہیں جا سکتے۔ اگر زندگی کا سودا کرنیکی ہمت ہے۔ اگر اس بات کی توفیق ہے کہ اپنا سب کچھ خدا کے حضور پیش کر دو اور پھر کبھی واپس نہ لوٹو۔ پھر تم آگے آؤ ورنہ تم الٹے قدموں واپس مڑ جاؤ، تو اس دروازے میں داخلے کے لئے آج سے ان کو تیار کریں۔ وقف وہی ہے جس پر آدمی وفا کے ساتھ تادم آخر قائم رہتا ہے۔ ہر قسم کے زخموں کے باوجود انسان گھسٹتا ہوا بھی اسی راہ پر بڑھتا ہے۔ واپس نہیں مڑا کرتا۔ ایسے وقف کے لئے اپنی آئندہ نسلوں کو تیار کریں۔"

جو والدین یہ سمجھتے ہیں کہ بچہ ابھی چھوٹا ہے، نا سمجھ ہے، بڑا ہو کر خود سمجھ جائیگا اور جب سمجھ دار ہو گا، تب تربیت کی طرف توجہ دیں گے، ابھی اسکے کھانے پینے اور کھیلنے کے دن ہیں تو وہ والدین نادان ہیں۔ ان کو معلوم نہیں کہ خدا تعالیٰ نے بچے میں ایسی کیفیات پیدا کی ہیں کہ اس پر پیدائش سے پہلے ہی خارجی ماحول کا اثر ہونا شروع ہو جاتا ہے بے شک وہ سمجھ نہیں سکتا لیکن اس کے دماغ میں ماحول کے اثرات ضرور پیدا ہوتے ہیں۔ جو اسکی شخصیت کا حصہ بن کر بڑی عمر میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اسلئے والدین اپنے بچوں کی چھوٹی عمر سے ہی پاکیزہ ماحول میں تربیت کریں۔ اس طرح بڑھتی ہوئی عمر کے ساتھ ساتھ ان کی تربیت اور تعلیم میں آسانی پیدا ہوتی جائیگی

یہ بات قابلِ غور ہے کہ اگر اس نوزائیدہ درخت کی دیکھ بھال شروع میں نہ کی گئی تو بڑے ہونے پر اگر یہ درخت ٹیڑھا ہو گیا تو سیدھا کرنا بہت مشکل بلکہ ناممکن ہو جائے گا۔ جو امانت ہم نے خدا کے سپرد کی ہے اس میں خیانت کے مرتکب ہوں گے۔ اس کے متعلق حضور پُر نور فرماتے ہیں؛

"اگر اب ہم ان کی پرورش اور تربیت سے غافل رہے تو خدا کے حضور مجرم ٹھہریں گے اور پھر ہرگز یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اتفاقاً یہ واقعات ہو گئے ہیں۔ اسلئے والدین کو چاہیئے کہ ان بچوں کے اوپر سب سے پہلے خود گہری نظر رکھیں اور جیسا کہ میں بیان کروں گا۔ بعض تربیتی امور کی طرف خصوصیت سے توجہ دیں اور اگر خدا نخواستہ وہ سمجھتے ہوں کہ بچہ اپنی افتادِ طبع کے لحاظ سے وقف کا اہل نہیں ہے تو ان کو دیانتداری اور تقویٰ کے ساتھ جماعت کو مطلع کرنا چاہیئے"

بچے کی تربیت اور تعلیم کا پہلا مرحلہ گھر سے شروع ہوتا ہے۔ جسمیں گھر کا ماحول بہت اہمیت رکھتا ہے، اگر یہ پاکیزہ اور صحیح

باقی صہ ۱۳ پر

کینیڈا میں ایک بیت الذکر کی افتتاحی تقریب سے مواصلاتی سیارے کے ذریعے دنیا بھر سے حضرت امام جماعت احمدیہ کا خطاب

اگر دُنیا کو امن کا گہوارہ بنانا ہے تو خُدا کی محبّت اپنے اندر پیدا کرو

انسانیت کا احترام مشترکہ ورثہ ہے مذاہب کی جنگوں کا ذکر بعد میں ہونا چاہیئے

کینیڈا کے گورنر جنرل، وزیراعظم، ایک صوبے کے وزیرِ اعلیٰ اور وفاقی وزراء کی طرف سے مبارکباد کے پیغامات

سات شہروں کے میئر صاحبان نے آج کے دن کو جماعت احمدیہ کی بیت الذکر کا دن قرار دینے کا اعلان کر دیا

کینیڈا: ۱۷۔ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الرابع ایدہُ اللہ تعالےٰ بنصرہِ العزیز نے کینیڈا میں جماعت احمدیہ کی ایک بیت الذکر کا افتتاح کرتے ہوئے دنیا بھر کے انسانوں کو مواصلاتی سیارے کے ذریعے خطاب کرتے ہوئے نصیحت فرمائی ہے کہ اگر دنیا کو امن کا گہوارہ بنانا ہے تو خدا کی محبت اپنے اندر پیدا کرو۔ دنیا بھر کے مذاہب کی جنگ کا مقصد ایک دوسرے کو اپنی بات کا قائل کرنا ہے لیکن اس سے پہلے یہ بات آتی ہے کہ انسانیت کا احترام ایک مشترکہ ورثہ ہے۔ اس کو اپنے سامنے رکھیں اس کے بعد یا ہمی جنگیں آتی ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ کا یہ خطاب کینیڈا سے مواصلاتی سیارے کے ذریعے دنیا بھر کے ممالک میں براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا جارہا تھا۔ اس سے قبل حضور ایدہُ اللہ کے جو خطبات ٹیلی کاسٹ کئے گئے وہ امریکہ اور کینیڈا میں نہیں دیکھے گئے تھے لیکن بیت الذکر کے افتتاح کی یہ تقریب امریکہ اور کینیڈا میں بھی دکھائی گئی۔ اس طرح سے یورپ۔ امریکہ۔ ایشیا۔ افریقہ اور آسٹریلیا سمیت ساری دنیا میں مواصلاتی سیارے کے ذریعے حضور ایدہُ اللہ کا خطاب اور تقریب کی دیگر تقاریر براہِ راست نشر کی گئیں۔ تقریب کے مقررین اور حضور ایدہُ اللہ کے خطابات انگریزی میں تھے۔ لیکن ساتھ ساتھ اردو ترجمہ نشر کیا جا رہا تھا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے افراد کو خصوصی طور پر مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر آپ نے اخلاقی اقدار کو ذرا بھی چھوڑا تو آپ کا انجام اور بھی بُرا ہوگا۔ حضور ایدہُ اللہ نے اس مرحلے پر پاکستان میں احمدیوں کے ساتھ ہونے والے ناروا سلوک کی ایک مثال بیان فرمائی۔

حضور ایدہُ اللہ نے بیت الذکر کی تعمیر کا ایک اہم مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کا ایک اہم مقصد دنیا میں امن کا قیام ہے۔ سوال یہ ہے کہ کوئی بیت الذکر امن کی ضمانت کس طرح دے سکتی ہے۔ حضور ایدہُ اللہ نے فرمایا کہ امن کا تصوّر بیت الذکر کے قیام کے ساتھ ہی شامل ہے۔ حضور نے فرمایا اگر آپ مجھ سے پوچھیں کہ وہ کیا ذریعہ ہے جس سے امن قائم ہو تو میں بتاتا ہوں کہ تین ذرائع سے امن قائم ہو سکتا ہے۔ وہ ہیں محبت۔ محبت اور محبت۔ یہ محبت ہی ہے جو دلوں کو فتح کر سکتی ہے اور اگر آپ دلوں کو جیت لیں تو انسانوں کے جسم بھی ساتھ ہی چلے آتے ہیں۔ محبّت ہی بُرائی اور اچھائی کی محرک ہوتی ہے۔ لیکن محبت ہی وہ چیز ہے جو نفرت کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے۔ انسان کے پاس انسانیت کی گاڑی کو چلانے کے لیئے دو ہی ایندھن ہیں۔ محبت اور نفرت۔ لیکن ایسی محبت جس کے ساتھ خدا تعالیٰ کا تقویٰ اور اسکی عظمت کا احساس شامل ہو جائے یہ وہ اصل محبّت ہے جو انسانیت کی محبّت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

حضور ایدہُ اللہ نے فرمایا محبّت کی کئی قسمیں ہیں لیکن بعض ایسی ہیں جن سے انسانیت مشکلات کا شکار ہو جاتی ہے۔ اور وہ محبت دراصل نفرت ہوتی ہے۔ مثلاً کوئی سیاستدان اپنی قوم کی محبّت میں اسے ایسی قومیت پرستی کی طرف لے جاتا ہے کہ جس سے محبّت تو بیدار ہوتی ہے مگر ساتھ ہی انسانیت کے لیئے تباہی لاتی ہے۔ یہ ایسی محبتیں ہیں جن سے معاشرے کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا،

ایسے موقع پر بیت الذکر ایک ازلی ابدی امن کی ضمانت بن کر ابھرتی ہے۔

حضور ایدہُ اللہ نے تمام حاضرین کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اپنی اپنی محبتوں کا جائزہ لیں۔ صرف اسی وقت آپ انسانیت کی فلاح کے لئے کردار ادا کر سکتے ہیں جب آپکی محبت انسانیت کیلئے وقف ہو۔ بہت سی محبتیں ایسی ہیں۔ جن کی منفی لہریں اجنبیت پیدا کرتی ہیں۔ جیسے امریکہ میں سرمایہ داری سے شدید محبت نے یہ رنگ اختیار کیا کہ رُوس کے خلاف نفرت پیدا کر دی اب اگرچہ رُوس باقی نہیں رہا اسی طرح عراق کے صدر صدام حسین کے خلاف نفرت پھیلائی گئی۔ اگر آپ کسی ملک یا اس کے سربراہ سے نفرت کریں گے۔ تو اس سے یہی ہوگا کہ آپ اپنی قوم کے بعض لوگوں کو تو خوش کر لیں گے مگر اس کے نتیجے میں امن کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکتا۔

حضور ایدہُ اللہ نے امریکہ کے صدر مسٹر بُش کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ مَیں صدر بُش کا احترام کرتا ہوں۔ لیکن آپ غور کریں کہ انہوں نے دنیا کے لئے عالمی نظام (نیو ورلڈ آرڈر) کا جب نعرہ لگایا تو مَیں نے اپنے ایک خطبے میں ان کو یہ بتانے کی کوشش کی کہ آپ کا امن کا خواب اس وقت تک شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکتا جب تک کہ آپ عالمی انصاف رائج نہیں کرتے۔ عالمی سطح پر انصاف کے قیام کے بغیر آپ کا نعرہ بے کار خواب بن کر رہ جائے گا۔

حضور ایدہُ اللہ نے فرمایا اس وقت دنیا میں مختلف رنگوں اور نسلوں کے لوگ آباد ہیں لیکن جب آخر کار ایک دن تمام لوگ اللہ کے پیغام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گے تو تمام رنگوں اور نسلوں کا فرق ختم ہو جائے گا اور صرف اور صرف انسان کی بھلائی کا نکتہ نظر باقی رہے گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ نے جو مختلف نظریات اختیار کر رکھے ہیں ان سب کو ختم کر کے ایک ہی نظریے کی طرف آپ کو آنا ہوگا۔ اور وہ نظریہ یہ ہے کہ

انسان کو خدا سے صحیح محبت کرنا سیکھنا چاہیئے۔

جب انسان خدا سے محبت کرنے لگتا ہے تو محبت الٰہی اسے امن کے راستے کی طرف لے جاتی ہے اور یہی وہ جگہ ہے جب بیت الذکر امن کی خاطر بنیادی رول ادا کرتی ہے جب آپ میری اس بات کو مانیں گے تو آپ دیکھیں گے کہ دنیا کی مختلف قوموں کو اپنا نظریہ بدلنے میں مدد ملے گی۔ اس لئے میں یہ کہتا ہوں کہ خدا کی وحدانیت کی طرف آجاؤ اس سے ہی مختلف طبقوں میں نفرتیں ختم ہو سکتی ہیں

حضور ایدہ اللہ نے یہ اہم نکتہ ارشاد فرمایا کہ جب ہم خدا سے ڈرنے کا ذکر کرتے ہیں تو دراصل ہم خدا کی محبت کا ذکر کر رہے ہوتے ہیں۔ عام انسانوں میں بھی یہ بات ہے کہ جب ہم کسی شخص سے محبت کرتے ہیں تو ہم اس بات سے ڈرتے ہیں کہ ہمارا پیارا کہیں ہم سے ناراض نہ ہو جائے۔ دراصل یہی وہ انداز ہے کہ ہم اللہ کی ناراضگی سے ڈرتے ہیں کہ کہیں ہم اللہ کے پیار سے محروم نہ ہو جائیں۔ یہ بات محبتِ الٰہی کو ظاہر کرتی ہے۔ خدا کا واحد ہونا ہی دنیا کو ایک جھنڈے کی طرف جمع کرنے کا واضح اشارہ کر رہا ہے۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ اگر دنیا کو امن کا گہوارہ بنانا ہے تو خدا کی محبت اپنے اندر پیدا کرو۔ اور یہ سوچو کہ ہم سے کوئی ایسی حرکت سرزد نہ ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ ہم سے ناراض ہو جائے۔ یہ وہ بات ہے جسے ہم خدا سے ڈرنا کہتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مذاہب کے اختلافات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ سب سے پہلے انسانی شرف اور عزت کو قائم کریں اور یہ کوشش کرتے رہیں کہ انسانوں کے جو گروہی علاقائی یا دیگر تعصبات ہیں۔ ان کو بھول کر معاشرے کی وحدانیت کی طرف توجہ کریں اور اس سے پھر خدا کی وحدانیت کی طرف توجہ کریں۔

حضور ایدہ اللہ نے اہل کینیڈا کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا میں آپ کے گھر میں آکر آپ کو اتحاد اور معاشرے میں اتحاد کا درس دینے آیا ہوں۔ اور آپ کو بتاتا ہوں کہ اس اتحاد کا خدا کی وحدانیت سے گہرا تعلق ہے۔ بہت سے لوگ جب خدا کی محبت LOVE OF GOD کا ذکر کرتے ہیں تو محض سطحی انداز سے کرتے ہیں۔ بہت سے لوگ عبادت گاہوں میں جا کر اللہ کی عبادت کرتے ہیں لیکن جب باہر نکلتے ہیں تو ان کے دل اللہ کی محبت سے اسی طرح خالی ہوتے ہیں جس طرح داخل ہوتے وقت خالی تھے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر دنیا میں اچھائی کا زور نہ ہو جائے امن سچائی اور خوبصورتی کا چرچا نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا میں امن کیوں قائم نہیں ہو رہا۔ لوگ خوبصورت عبادتگاہوں میں جاتے ہیں اور اسی طرح واپس آجاتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا خدا تعالیٰ کے لئے جو گھر بنایا جائے اس کے بنانے کے تقاضے بھی پورا کرنے چاہئیں۔ اس مرحلے پر حضور ایدہ اللہ نے ایک دلچسپ

مثال بیان فرمائی کہ بائرن جو کہ برطانیہ کا مشہور شاعر تھا وہ لنگڑا کر چلا کرتا تھا۔ لیکن چونکہ وہ بڑا مشہور شاعر ہوگیا تھا اسی لئے ان دنوں لندن میں یہ فیشن ہوگیا کہ اچھے بھلے لوگ بھی ذرا سا لنگڑا کر چلتے تھے تو جب کوئی خدا کا سچا بندہ بننا چاہیے تو پھر اسے بھی خدا تعالیٰ کے طریق اختیار کرنے چاہئیں۔ یہی سچائی ہے جو باقی رہنے والی ہے کہ دُنیا کی حالت اس وقت تک بہتر نہیں بنائی جاسکتی۔ جب تک انسانوں کے دلوں میں صحیح محبتِ الٰہی نہ پیدا کر دی جائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدیوں کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ جب میرا یہ پیغام دُنیا کے کونوں کونوں میں احمدیوں کے اپنے طرزِ عمل اور اخلاق کے ذریعے پہنچے گا تو دُنیا محبتِ الٰہی کی طرف جلد تر آنی شروع ہوجائے گی۔

حضور ایدہ اللہ نے آخر میں معززین حکومتِ کینیڈا کا شکریہ ادا کیا تمام احمدی مرد و خواتین کا شکریہ ادا کیا۔ جو اس مبارک موقع پر تکلیف اٹھا کر دُور دُور سے آئے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا میں یقین دلاتا ہوں کہ کینیڈا کے رہنے والے بہت ہی پیارے لوگ ہیں اور میری خواہش ہے کہ ساری دنیا کے لوگ کینیڈا جیسے ہوجائیں ایسے کینیڈا کے لوگوں کی طرح جو خدا تعالیٰ سے محبت کرنے والے ہوں۔ اس پر احباب جماعت اور حاضرین نے زبردست نعرے بلند کئے۔

اس کے بعد کینیڈا کے امیر جماعت مکرم نسیم مہدی صاحب نے حضور ایدہ اللہ سے درخواست کی کہ وہ اس بیت الذکر کا خوبصورت ڈیزائن بنانے پر مکرم پروفیسر گلزار حیدر صاحب کو انعام سے نوازیں۔ چنانچہ مکرم پروفیسر صاحب نے حضور ایدہ اللہ کے دست مبارک سے انعام وصول کیا۔

اونٹاریو کے وزیر اعلیٰ کا پیغام

حضور ایدہ اللہ کے خطاب کے بعد کئی مہمانوں نے تقاریر کیں۔ صوبہ اونٹاریو کی خاتون وزیر نے صوبہ کے وزیر اعلیٰ کی طرف سے اور حکومت کی طرف سے حضرت امام جماعت احمدیہ کو خوش آمدید کہا اور کہا کہ کسی اشد مصروفیت کی وجہ سے وزیر اعلیٰ آج یہاں نہیں آسکے لیکن وہ کل یہاں آکر اس بیت الذکر کو دیکھیں گے۔ خاتون وزیر نے حضرت امام جماعت احمدیہ کو مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ کینیڈا کی اپنی ثقافتی اقدار ہیں اور روایات ہیں۔ ہماری اور آپ کی مشترکہ خواہش ہے کہ آپ امن وسلامتی کا پیغام لے کر بار بار ہمارے پاس آتے رہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس بیت الذکر کی تکمیل کر کے آپ نے اپنا ایک خواب پورا کیا ہے۔ اس ملک کا بھی ایک خواب ہے کہ کینیڈا ایک مضبوط اور متحد ملک کی شکل پا جائے اور یہ بیت الذکر بھی اس خواب کی یادگار رہے گی۔

وزیر اعظم کینیڈا کی مبارکباد

کینیڈا کے ایک وفاقی وزیر نے جو اس سے قبل دفاع کے وزیر رہے ہیں اپنے خطاب میں کینیڈا کے وزیر اعظم کی طرف سے اس بیت الذکر کی تکمیل پر مبارکباد دی۔ وزیر موصوف نے کہا کہ یہ بہت ہی خوشی کا دن ہے اور آپ کی خوشی کی وجہ سے ہمیں بھی خوشی محسوس ہو رہی ہے۔ آپ کا پیغام جن حقائق پر مشتمل ہے وہ لافانی اقدار کی حامل ہیں۔ ہم آپ کے شکر گذار ہیں کہ آپ نے انسانی ہمدردی کے کاموں کے لئے اور پیغام کے لئے کینیڈا کا انتخاب کیا۔ وزیر موصوف نے بتایا کہ کینیڈا کے لوگ ضمیر اور مذہب کی آزادی کے ساتھ رہتے ہیں۔ آخر میں انہوں نے جذباتی انداز میں کہا کہ آپ پہلے بھی کینیڈا تشریف لائے ہیں۔ لیکن اس دفعہ آپ بہت تھوڑے دنوں کے لئے تشریف لائے ہیں۔ میرا دل چاہتا ہے کہ میں آپ کے گھر آکر آپ سے ملاقات کا شرف حاصل کروں۔ اس پر احباب جماعت نے زبردست نعرہ ہائے تحسین بلند کئے۔ وزیر موصوف نے کینیڈا کے وزیر اعظم عزت مآب برائن ملرونی کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ عزت مآب وزیر اعظم نے فرمایا۔

میں حضرت امام جماعت احمدیہ کو خوش آمدید کہتا ہوں کہ آپ اس بیت الذکر کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرنے آئے ہیں۔ بیت الذکر آپ لوگوں کی مجلسی زندگی کا نقطۂ مرکزی ہے۔ اس خوشی کی تقریب میں میں اپنی طرف سے آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

بعد ازاں امیر جماعت کینیڈا مکرم نسیم مہدی صاحب نے مبارکبادی کے پیغامات سنائے ان میں کینیڈا کے گورنر جنرل کا پیغام۔ کئی وفاقی وزراء کے پیغامات اور کینیڈا کے کئی شہروں کے میئر صاحبان کے پیغام شامل تھے۔ جنہوں نے اس بیت الذکر کی افتتاحی تقریب کے موقعہ پر ایک حکم نامہ جاری کیا ہے جس کے تحت آج کے دن یا موجودہ ہفتہ کو جماعت احمدیہ کی خوشی کے نام مخصوص کیا گیا ہے۔ جن شہروں نے آج کے دن کو "(بیت الذکر، ڈے" (یوم بیت الذکر) قرار دیا ہے۔ ان میں مس ساگا۔ کیلگری وینکوور۔ الیسٹ یارک۔ سسکاٹون سکاربرو۔ اور وان کے شہر شامل ہیں۔

وہاں سنٹر کی خاتون میئر خطاب کرنے آئیں تو مکرم امیر صاحب نے ان کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ ۱۹۸۶ء سے ان کا جماعت احمدیہ سے رابطہ ہے یہ ہمیشہ ہمارے کاموں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہیں اور ہمارے کام آتی رہی ہیں۔

خاتون میئر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج کے دن کا انتظار کئی دنوں سے کیا جا رہا تھا۔ میرے لئے یہ دن بڑی خوشی عزت اور فخر کا دن ہے کہ آج میں اس تقریب میں موجود ہوں۔ انہوں نے کہا کہ اس بیت الذکر کی تعمیر نے اس علاقے میں نیک اثر پیدا کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے کئی احمدی تقاریب میں جانے کا اتفاق ہوا ہے میرا تاثر ہے کہ احمدی افراد مختلف اقوام کو اتحاد کا درس دیتے ہیں اور تفرقہ بازی سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں مجھے آپ کے اچھے کام اور تسلی بخش رفتار پر تسلی ہے خدا کرے کہ آپ اسی طرح ترقی کرتے رہیں۔

انہوں نے پہلے مکرم نسیم مہدی صاحب کو ایک پینٹنگ تحفہ میں پیش کی اور اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا نہایت اثر آفریں رنگ میں ذکر کیا اور بتایا کہ میں آپ کے علم اور آپ کی باتوں سے بہت متاثر ہوں۔ آج صبح جب کہ آپ بڑے مصروف تھے آپ نے اس کے باوجود مجھے ملاقات کا وقت دیا اور جب میں نے ملاقات میں ذکر کیا آج بڑی سردی ہے اور مجھے سردی لگ رہی ہے تو آپ نے اپنی بیٹی کی گرم چادر منگوا کر میرے گرد لپیٹ دی۔

باقی صـ ۱۳ پر

کتب برائے فروخت

اردو :-

		قیمت
۱:-	روحانی خزائن ۲۳ جلدیں	250.00 ڈالر
۲:-	علمی تبصرہ	2.00 "
۳:-	محضر نامہ	5.00 "
۴:-	ابن مریم	6.00 "
۵:-	مسیحی انفاس	10.00 "

فارسی :-

۱:-	آزادی وجدان	0.50 "
۲:-	پیام احمدیت	0.50 "
۳:-	رحلت مسیح ابن مریم	1.00 "
۴:-	تاریخچہ احمدیت	0.50 "
۵:-	نگاہ مختصری	1.00 "

عربی :-

۱:-	القول الصریح فی ظہور المہدی والمسیح	3.50 "
۲:-	القتل باسم الدین	5.00 "

ملنے کا پتہ

AHMADIYYA MOVEMENT IN ISLAM, INC.
(202) 232-3737
2141 Leroy Place, N.W.
Washington, D.C. 20008
U.S.A.

FAX # 202 - 232 - 8181

حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدھا

(حرم سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

حضورِ انور نے فرمایا!

"بعض لوگ غلطی سے مرحومہ آصفہ بیگم کو امّ المؤمنین بھی لکھ دیتے ہیں جو نامناسب ہے اور منطوقِ شریعت کے خلاف ہے۔ نبی کی زوجہ یا ازواجِ مطہرات اگر امہات المؤمنین کہلاتی ہیں تو یہ محض ایک لقب اور تعریفی کلمے کے طور پر ان کو نہیں کہا جاتا بلکہ شرعی لحاظ سے ان پر امّہات کے گو سب پہلو تو نہیں لیکن بعض پہلو اطلاق پاجاتے ہیں۔ مثلاً آنحضور صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کی ازواجِ مطہرات کے متعلق قرآن کریم نے فرمایا کہ

وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَاۤ اَنْ تَنْكِحُوْۤا
اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ۝

(سورۃ الاحزاب: آیت 54)

یعنی اللہ کے رسول کو تکلیف دینا تمہارے لیے جائز نہیں اور نہ یہ جائز ہے کہ تم اس کے بعد اس کی بیویوں سے کبھی بھی شادی کرو۔ یہ بات اللہ کے نزدیک بہت بری ہے۔

کسی غیر نبی کی بیوگان یا ازواج کے متعلق قرآن و سنّت میں ایسی تعلیم نہیں ملتی۔ اس کے برعکس بعض شواھد ہیں جو بتا رہے ہیں کہ خلفاء کی بیویاں علیحدگی کے بعد دوسری شادی کر سکتی ہیں اور خلفائے راشدین رضؓ کے دور میں مسلم معاشرہ نے کبھی اسے ناپسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھا کجا یہ کہ اس کے غلط ہونے کا فتویٰ دیا ہو۔ چنانچہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ جو نوفل بن حارث کی اولاد میں سے ہیں اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں مدینہ کے قاضی رہے، ان کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصیت کی تھی کہ میرے بعد تم امامہ بنت ابی العاص رضؓ سے شادی کر لینا اور اس وصیت کے مطابق حضرت مغیرہ رضؓ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت امامہ رضؓ سے شادی کی اور پھر انہی کے بطن سے مغیرہ کے بیٹے یحیی پیدا ہوئے جن کی نسبت سے انہوں نے اپنی کنیت "ابو یحیی" رکھی۔ اسی طرح حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی حضرت سیّدہ

ام کلثوم کبریٰ رضی اللہ عنہا کے بارہ میں تاریخ کی یہ گواہی ملتی ہے کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عقد میں تھیں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد ان کا نکاح حضرت محمد بن جعفر رضی اللہ عنہ سے ہوا اور پھر ان کے مرنے کے بعد یہ حضرت عون بن جعفر رضی اللہ عنہ کے عقد میں آئیں اور انہی کے عقد میں حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو۔ تاریخ الانساب میں علامہ ابن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصنیف کتاب المعارف" صفحات 112 اور 214، 215۔ اردو ترجمہ از سلام اللہ صاحب صدیقی۔ ناشر پاک اکیڈمی۔ مسجد باب الاسلام۔ آرام باغ کراچی ع ا)

ان تاریخی شواہد سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی بعض ازواج نے ان کی وفات کے بعد دوسری شادیاں کیں جبکہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جدائی کے بعد دو شادیاں ثابت ہیں۔ پس یہ کوئی ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا جانے والا معاملہ نہیں ہے۔

جہاں تک امہات المؤمنین کی اصطلاح کا تعلق ہے چونکہ ہمارے غیر احمدی بھائی اس بارہ میں زود حسی اور زود رنجی کا مظاہرہ کرتے ہیں اس لئے ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواجِ مطہرات کے لئے بھی فتنے سے بچنے کی خاطر یہ اصطلاح استعمال نہیں کرتے جبکہ اس اصطلاح کا استعمال کرنا فرض یا واجب بھی نہیں۔ بایں ہمہ خلفاء کی بیگمات اور ازواج کو یہ لقب دینا سخت نامناسب ہے۔ اس لئے جماعت کو اس سے احتراز کرنا چاہیئے تاہم عام محاورے میں بعض اوقات لوگ جو یہ کہہ دیتے ہیں کہ فلاں ہماری ماں کی طرح ہے تو ایسے محاورے استعمال کرنا ہرگز منع نہیں۔ عام انسانی رشتوں میں بھی کئی شرفاء دوسروں کی ماؤں کے لئے احتراماً یہ رجحان رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تمہاری ماں ہماری ماں ہے۔ اس میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن جب قرآنی اصطلاح میں مذہبی رنگ میں اس اصطلاح کو استعمال کیا جائے تو اس موقعہ پر قباحتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس لئے ایسی اصطلاحات کے استعمال میں حتی المقدور احتیاط برتنی چاہیئے۔ "

---o---

Page 44-Vol 2/NO 66/Friday,Oct 23 ,1992

شهروند
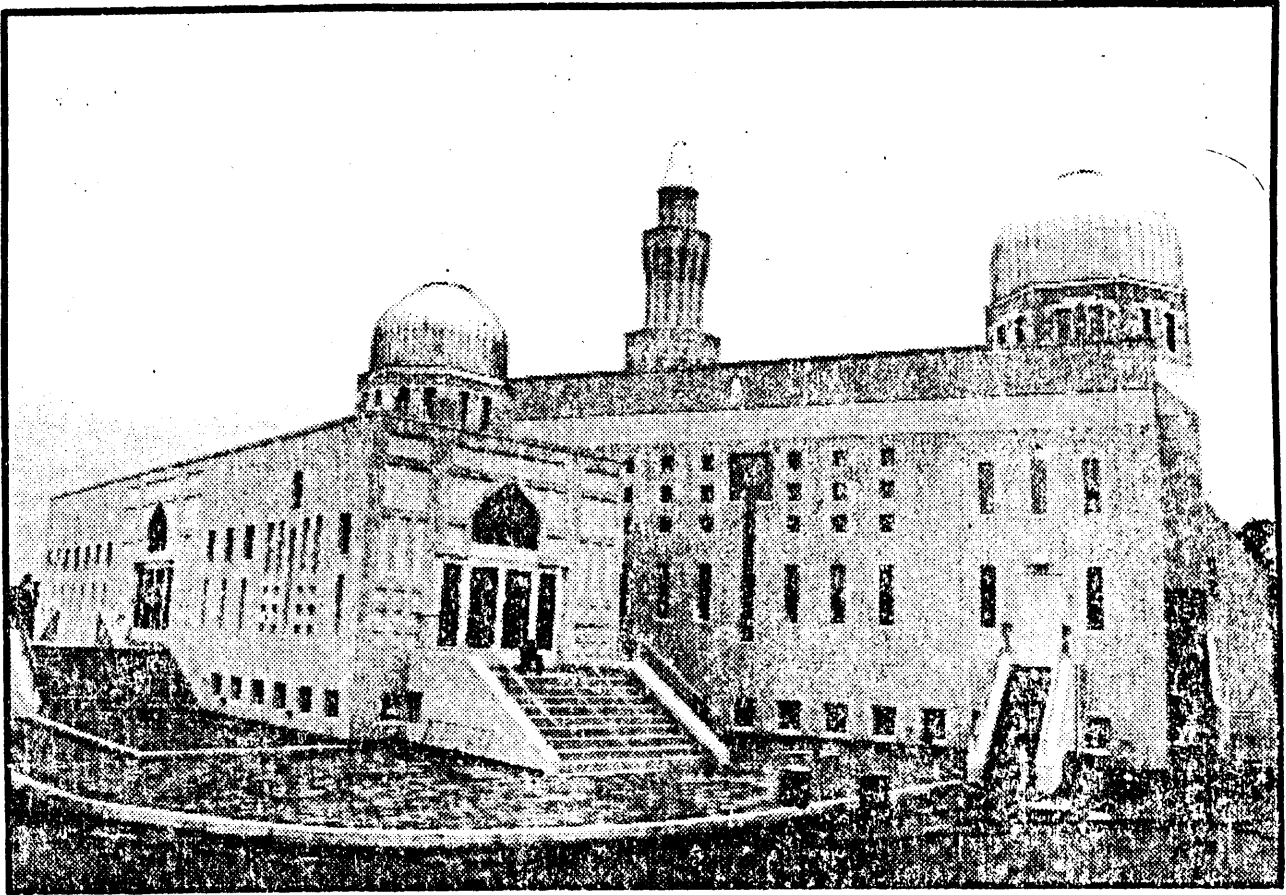
بزرگترین مسجد کانادا در حومه تورنتو گشایش یافت

میپل (انتاریو) ـ گلوب اند میل: روز شنبه ۱۷ اکتبر با حضور ۸ هزار نفر از پیروان فرقه، احمدیه، بزرگترین مسجد کانادا در پیشگاه «حضرت میرزا طاهر احمد» رهبر این جمعیت مذهبی گشایش یافت.

این مسجد که با هزینه‌ای بالغ بر ۴/۵ میلیون دلار احداث شده است، دارای گنجایش بیش از دو هزار نفر می‌باشد و در شهرک میپل واقع در شمال تورنتو احداث گردیده است. بنای این ساختمان در مساحتی برابر با ۱۰ هکتار در سال ۱۹۸۵ آغاز گردیده است. محل عبادت آقایان و خانمها در این مسجد کاملاً جدا طراحی شده و بر بالای عبادتگاه آقایان یک گنبد بزرگ و بر فراز عبادتگاه خانمها یک گنبد کوچک تعبیه شده است.

«ناصر مهدی» رئیس انجمن احمدیه تورنتو در یک مصاحبه مطبوعاتی اذعان داشت: ما با سرمایه‌ای برابر با ۷۵ هزار دلار آغاز نمودیم و حتی یک سنت هم قرض نکردیم. وی افزود: پیروان مذهب احمدیه، خانه‌هایشان را فروختند و زنان نیز با در اختیار گذاردن جواهراتشان ما را قادر ساختند که این ساختمان را به پایان برسانیم.

مذهب احمدیه یکی از فرقه‌های اسلامی پاکستان، از ۱۰۳ سال پیش با دعوی «میرزا غلام احمد» بعنوان «حضرت مهدی صاحب‌الزمان» بنیادگزاری شد و در سراسر جهان حدود ۱۰ میلیون نفر پیرو دارد.

پیروان این فرقه سالها از سوی پیروان شاخه‌های دیگر اسلام مورد آزار قرار گرفته‌اند.